

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ہے

نمبر ۹ جلد ۶ | لودیانہ ۲۸ فروری ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف میاں ابراہیم طالب الدین

یہہ غزل بڑے رنگ کی تعریف میں ہی مصنف صاحب کو چاہئے تھا کہ موقع پر روانہ کرتے مگر اب بھی ہم اسکو درج کرتے ہیں لیکن آئندہ کو لحاظ رہے ✦

شفیع الوراآج پیدا ہوا ہی۔
علیم و قدیر وہ ہویدا ہوا ہی۔

گڈریوں کو دیتے ملائک ہیں مژدہ۔
امام الہدا آج پیدا ہوا ہی۔

مسیحا کی الفت و خوبی کو دیکھو۔
کہ فرد بشر پہہ شیدا ہوا ہی۔

اندھیرے میں بیٹھے ہیں انکو یہہ مژدہ۔
کہ صبح صداقت سفیدا ہوا ہی۔

مجوسی یہہ کہتے ہیں بیت اللحم میں۔
مسیحا ستارہ ہویدا ہوا ہی۔

تیری روح کی فضل سے ای خدایا۔
یہہ طالب دل وجان سے شیدا ہوا ہی

اعلان

اب چونکہ سال حال کے دو ماہ بھی گذر گئے مگر بعض بعض صاحبان مشتریان اخبار نور افشاں نے تاحال بقایائے عنایت نہیں فرمایا اور چند صاحبان کے ذمہ ۷۶ء کی رقمیں بھی واجب الطلب ہیں باوجود بار بار کے تقاضے سے بھی اُن صاحبان نے توجہ نہیں فرمائی اسواسطے ہفتہ گذشتہ میں اُنکی خدمت میں جنہوں نے بقایا دینا ہی بل روانہ کئے گئے اُمید کہ ہمارے خوش معاملہ صاحبان جلد صفائی کی طرف توجہ کر کے بقیہ روانہ فرماوینگے ✦

نور افشاں

—ہفتہ کے شروع کی تار برقیوں کے مضمون سے واضح ہوتا تھا کہ یورپ میں فی الحال کوئی لڑائی نہیں ہوگی مگر ۲۶ فروری کی تار سے کسی قدر گمان ہوتا ہی کہ شاید کچھ چمک دمک ہو جاوے کیونکہ ۲۶ تاریخ کو پارلیمنٹ میں لارڈ ڈربی نے بیان کیا ہی کہ اگر روس جدید شرائط پیش کردہ کے بموجب وہ محصول جو سلطان مصر سے وصول کرتا ہی خود وصول کرے تو انگلنڈ کو غور کرنا پڑیگا پس صاف ظاہر ہی کہ انگلنڈ کی مرضی نہیں

کہ روس مصر کا محصول وصول کرے اگر اُس کی مرضی ہوتی تو ہرگز لارڈ ڈربی ایسا لفظ اپنے منہہ سے نہ نکالتے مگر اب تک تو کچھ زیادہ سامان جنگ ظاہر نہیں ہوتے ہاں اگر اُس جلسے کے بعد جو بیڈن بیڈن میں ہوگا یوں تو کچھ تعجب نہیں +

—— ہمنے ڈاکٹر ڈف صاحب کی انتقال کی خبر بصیغہ اخبارات درج کی ہے۔ حقیقت میں جیسا کہ صاحب اخبار وکیل ہندوستان وسفیر امرتسر نے اُنکے بارے میں لکھا ہے سو وہ بالکل سچ اور راست راست ہے۔ ڈاکٹر صاحب بڑے تجربہ کار اور دین مسیحی کے پھیلانے میں اعلے درجہ کے ساعی تھے۔ انکی تصانیف میں نہایت ہی تاثیر پائی جاتی ہے اگرچہ عرصہ چودہ برس کا گذرا کہ انہوں نے ہندوستان کو چھوڑا تھا مگر اُنکے شاگرد اس عرصہ میں ہمیشہ اُنکو یاد کرتے رہے اور کسی نے انکو اپنے دل سے نہیں بھلایا بلکہ اس انتقال کی خبر سے لوگوں کو ایک قسم کا بڑا بھاری رنج ہوا کیونکہ اُنسے دینی مفاد عام کو بہت ہی پہونچتے تھے +

بہت سے لوگوں کا مقولہ ہے کہ ہمنے ڈاکٹر صاحب سے نہ کہ دنیاوی ہی علم حاصل کیا بلکہ ابدی زندگی کے واسطے بھی اُنسے بہت کچھ پایا اور ہم انکی تعلیم کے وسیلہ مسیح کے سچے شاگرد بنے اور دنیا کے نجات دہندہ یسوع مسیح پر اُنہیں کے وسیلہ ایمان لائے جس کے باعث ہمکو اپنی نجات کی کامل اُمید ہوئی اس سے زیادہ ہم ڈاکٹر صاحب مرحوم کی اور کیا تعریف کریں کہ وہ مسیح کے تخت کے سامنے حاضر ہوے اور خدا کا وعدہ اُنکے واسطے پورا ہوا کہ اہل دانش فلک کی چمک کی مانند چمکینگے اور وے جنکی کوشش سے بہتیرے صادق ہوگئے ستاروں کی مانند ابدالاباد تک +

پوری کیفیت انکی پھر درج ہوگی +

—— سال گذشتہ کے امتحان انٹرنس میں تمام پنجاب و ملک مغربی و شمالی و اودہ وغیرہ سے تعداد مفصلہ ذیل طلبا داخل امتحان ہوئے اہل ہنود ۱۶۲۳ اہل اسلام ۹۶ ۔ عیسائی ۸۳ ۔ برہمو سماج ۲۶ ۔ اور دیگر مذاہب ۱۰ ۔ انمیں سے جو کامیاب ہوئے انکی تفصیل یہہ ہے کہ اہل ہنود ۹۰۹ ۔ اہل اسلام ۴۴ ۔ عیسائی ۴۹ برہمو سماج ۳ ۔ دیگر ۴ +

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل اسلام کو تا حال انگریزی تعلیم سے پرانے خیالات کے موافق نفرت ہے کیونکہ جس حال میں اہل ہنود سے ۱۶۲۵ امتحان میں داخل ہوئے اور اہل اسلام سے ۹۶ اور اہل ہنود سے ۹۰۹ پاس ہوئے اور اہل اسلام صرف ۴۴ تو یہہ باعث نفرت کا ہے کہ نہیں ۔ اگر یہہ خیال مسلمانوں کا رہا تو اُمید نہیں کہ یہہ کچھہ ترقی کریں +

—— ۲۰ر فروری کی صبح کے سات بجے جلسہ سالانہ برائے انعام طلبہ مشن اسکول لودیانہ منعقد ہوا جسمیں جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و شاہزادگان و سردار وغیرہ بہت صاحبان رونق بخش جلسہ تھے ۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنی تشریف آوری کا منشا بیان کیا بعدہ جناب ڈاکٹر ... صاحب نے اسکول کی مفصل کیفیت شروع سے آجتک بیان کی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس مشن اسکول لودیانہ نے ایک اعلی درجہ کی ترقی پائی ہے اور پنجاب بھر میں یہہ ایک ہی ایسا اسکول ہے کہ جس سے بہت سے لوگ بہرہ ور ہوئے +

پھر ایک تحریری اسپیچ جناب رائے ماجہ لال صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے پڑھکر حاضرین جلسہ کو سنائی حقیقت میں اسپیچ مذکور ایک عمدہ خیال پر مبنی ہے جسکو ہم ضرور دیا نہ میں یہ ناظرین کرینگے پھر ایک مختصر سی تقریر جناب بابو ... اس صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول لودیانہ نے سنائی جسکو صاحب موصوف

خدا تعالیٰ کے انصاف کے بیان میں بلکہ اس ثبوت میں کہ انسان کی نجات کے لئے پاک شریعت کو گناہ کا مقبول کفارہ لازم اور واجب ہے

اگلے بابوں میں ہم اُن دونوں باطل دعووں کو رد کرچکے ہیں جنکی آڑ لیکر محمدی لوگ اگرچہ کتب مقدسہ سے غافل رہتے بلکہ انکی حقارت کرتے تو بھی اپنے تئیں معذور سمجھتے ہیں ۔ وے دعوے یہ ہیں ۔ پہلے یہہ کہ گویا توریت و انجیل کے لا زوال حقایق و معارف قرآن سے منسوخ ہوگئے ہیں ۔ دوسرے یہہ کہ کتب مقدسہ یہودیوں اور مسیحیوں کے ہاتھوں بدلکر جھوٹی ٹھہر گئی ہیں ۔ یے دونوں بیدلیل دعوے اُس فرقہ کے باپ دادوں کو فریب دیکر انکی ہمیشہ کی ہلاکت کے لئے بہت دنوں سے شیطان کے کام آئے ہیں سو وے دونوں دعوے اگلے بابوں میں صاف صاف رد کئے گئے ہیں بلکہ ممکن نہیں کہ کسی معقول یا منقول دلیل سے پھر قایم ہو سکیں ۔ بیشک اکثر لوگ ضد کے مارے انکو عزیز رکھا کرینگے کیونکہ جھوٹے معتقدوں میں دنیا کی پیدایش سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے جیسا کہ یوحنا کے تیسرے باب میں لکھا ہے کہ آدمی اندھیرے کو اُجالے سے زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ اُنکے کام برے ہیں لیکن جھوٹ پسند کرنیوالوں کو یہاں صاف صاف اطلاع دیجاتی ہے کہ وے کتب مقدسہ سے گستاخی کرکے برگشتہ ہونیکے لئے کوئی وجہ نہیں رکھتے اسلئے قیامت کے دن ضرور بالضرور اُنپر سخت تر فتوی ہوگا +

۴ اپنی علالت طبع کے باعث باآواز بلند بیان نکرسکے آخر میں [illegible]

اب ہم خداتعالیٰ کی نامتغیر عدالت کیطرف رجوع کرتے ہیں۔ ہمکو اپنے اصلی ارادہ کے موافق چاہئے کہ اس باب میں یسوع مسیح کی الوہیت اور مجسم ہونے اور انکی موت کی بابت جو پیشین گوئیاں تورات و انجیل میں مذکور ہیں انکی کامل موافقت ناظرین کے ملاحظہ کو پیش کریں۔ لیکن اچھی طرح سوچنے سے یہہ مناسب جانتے ہیں کہ ان پیشین گوئیوں کا ذکر آئندہ باب میں کرینگے اور خدا کی عدالت کا بیان اس باب میں۔ کیونکہ اگر ناظرین محمدی پہلے خداتعالیٰ کے انصاف سے اچھی طرح آگاہ ہوں تو نبیوں کی عمدہ پیشین گوئیاں جو اس عدالت سے کامل نسبت رکھتی ہیں سمجھہ میں اگر زیادہ تر قدر و منزلت پاوینگی۔ غرضکہ یے ساری پیشین گوئیاں چونکہ گناہ کے اُس کفارہ سے نسبت رکھتی ہیں جو خداتعالیٰ کے انصاف کے موافق لازم تھا اسلئے اگر اُس عدالت سے آگاہی نہو تو ان پیشین گوئیوں کا مطالعہ بیفائدہ اور نکما ہوگا۔ اس سبب سے ہم اپنے اصلی ارادہ کو بدلکر مطلب مقصود کو شروع کرتے ہیں ✣

اس دریافت کے شروع میں نہایت ضرور ہے کہ ناظرین محمدی ان دو باتوں کو دلنشین کریں پہلی یہہ کہ توریت میں گناہوں کا جو کفارہ مذکور ہوا ہے وہ فقط خدا کی عدالت کے نامتغیر ہونیکے سبب ضرور تھا۔ دوسری یہہ کہ خداتعالیٰ کی عدالت کا مقدمہ اتنا نہایت ضرور ہے کہ اسکی بابت کہہ سکتے ہیں کہ نجات کی نعمت اسکی سچی پہچان اور دلی اعتقاد سے تعلق رکھتی ہے۔ افسوس اُس شخص پر ہے جو اپنی بد دماغی اور جہالت کے مارے فریب کھاکر سمجھے کہ وہ آپ ایسے سنجیدہ مقدمہ سے منہہ پھیر سکتا ہے۔ وہ شخص آخر کو دیکھیگا کہ وے لوگ جو خداتعالیٰ کی عدالت کی حقارت کرکے اُسکی پاک شریعت کے پیچھے فتوے سے منکر ہوئے ہیں سو خدا کی رحمت سے بالکل دور رہینگے۔ آگے بھی وے خواہ مخواہ اُن باتوں پر سوچ ساچ کرینگے بلکہ ابد میں اُنکی پوری پہچان کے لئے بے نہایت فرصت پاوینگے۔ پر وہاں اُنکی پہچان سوا اسکے کہ اپنے پر لعنت اور عذاب بڑھاویں اور کچھہ کام نہ آویگی۔ پس ہم اُن سبھوں سے جو اب تک اس بھاری مقدمہ کی طرف متوجہ نہیں ہوئے ہیں ملتجی ہوکر کہتے ہیں کہ وے اپنی موت اور انجام پر نظر رکھکر اسکی خوب آزمایش کریں نہو کہ غفلت اور حقارت کو کام فرماکر ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہو جاویں ✣

اب ناظر محمدی کو دیکھنا چاہئے کہ خداتعالیٰ کا انصاف جسکا بیان ہم یہاں سے شروع کرتے ہیں اُلوہیت کی اصلی صفت ہے بلکہ اُن ساری صفتوں میں سے ایک ہے جن سے خدا کی ذات کامل ٹھہرتی ہے۔ پس اسکی سچی پہچان کے لئے پہلے لازم ہے کہ ہم خدا کی ذات کے کمال پر لحاظ کریں۔ لفظ کمال ایسا ہے کہ جس کسی سے منسوب ہو تو اسکے حق میں عیب و قصور کے خیال کو بالکل خارج کر دیتا ہے۔ اس لئے اگر بچشم انصاف اس لفظ کو ربط دیں تو صرف انسان ہی سے نہیں بلکہ ساری مخلوقات میں سے کسیکی طرف منسوب نہیں ہو سکتا کیونکہ وے سب کے سب نقص کی علامت رکھتے ہیں۔ مگر وجود قایم بالذات خدا کا عیب و قصور سے پاک ہے بلکہ ہر ایک اعلیٰ صفت میں کمال رکھتا ہے۔ چنانچہ خداتعالیٰ دانائی اور نیکی اور فیاضی اور پاکی اور حق اور وفاداری اور رحمت اور محبت میں کامل ہے سوائے اسکے واضح ہو کہ وہ عدالت میں بھی کامل ہے۔ پس یہے ساری اعلیٰ و اولیٰ صفات بالاتفاق خداتعالیٰ کی ذات کے کمال کو ظاہر کرتی ہیں بلکہ اسکی حقیقی جلال بھی ہیں

باقی آئندہ

منقولات

اہل انگریز کا قدیم مذہب

یرمیاہ نبی نے یوں فرمایا کہ کیا کسی قوم نے اپنے الاہوں کو بدل ڈالا۔ سچ ہے کہ دیو پرستی نے متقدمین کے دلوں میں بڑی جڑ پکڑی تھی۔ اور نبی موصوف کے زمانہ میں کسی قوم نے اپنے الاہوں کو کم چھوڑا ہوگا۔ پر جب سے حضرت عیسیٰ اس جہان میں ظاہر ہوئے تب سے بہت قوموں نے اپنے معبودوں اور بت پرستی کے دستوروں کو چھوڑ کے خدائے واحد اور خداوند مسیح کی تابعداری اختیار کی ہے۔ چنانچہ بالفعل اہل انگریز کا ذکر کرتے جو قدیم میں بہت سے الاہوں کو مانتے تھے۔ لیکن بفضل الٰہی سے انہوں نے اُس بت کو توڑ ڈالا اور سب کے سب مسیحی طریقہ پر چلنے لگے۔ پس اہل انگریز کے قدیم پروہتوں کا احوال جنہیں درویدکہتے تھے ہم ابھی قلم بند کرتے ہیں ✣

یہہ پروہتین اپنی قوم کے درمیان برہمنوں کا سا درجہ رکھتے تھے۔ بلکہ بعض عالموں نے ایسا سمجھا کہ وے خود برہمن تھے اور قدیم الایام میں ہندوستان کو چھوڑ اور جہاز پر سوار ہوا انگلستان میں پہونچ کے وہاں رہنا اختیار کیا۔ حقیقت یہہ ہے کہ جاتامالا نام کتاب میں ایک برہمنی قوم کا جو ہندوستان کے دکھن اطراف میں رہتی ہے ذکر ہے جسے درویدکہتے ہیں اور جہانتک کام کی شباہت ہدایت کرے ایک طرح کا گمان ہو سکتا کہ دونوں ملکوں کے گروہ ایک ہی قوم کے ہیں لیکن اگر دونوں کی باتیں اور دستوروں پر لحاظ کریں تو

منتہ الگ الگ قوم کے ٹھہر گئے چنانچہ اہل انگریز قدیم پروہت کی ذات کا امتیاز نہیں کرتے فقط لیاقت کا خیال کرتے تھے اور جو کوئی رعیت میں خاص کر کے امیر و ذہین اور رعب دار معلوم ہووے اُسے اپنے میں شامل کرتے تھے - اسکے سوا چند اور باتوں میں متفرق ہوئے جیسا کہ آگے معلوم ہو جاویگا +

اکثر قوموں کے قدیم احوال صاحب تواریخ کے نہونے کے باعث بے نہایت مبہم رہتے - اسبات میں قدیم اہل انگریز بخشاور ہوئے کہ ایک زبردست عالم جولیوس قیصر نامے نے جنے انگلستان پر حملہ کر کے روم کے قبضہ میں کر رکھا سو ملک اور اُس کے باشندوں کا احوال مفصل بیان کیا ہے اور وہ کتاب اب تک موجود ہے - حملہ مذکور مسیح سے پیشتر ۵۵ سال میں ہوا - قیصر موصوف یوں لکھتا ہے کہ انگلستان کے قدیم مذہب اور وہ جو قدیم فرانس میں جاری تھا سو ایک ہی ہے اُس زمانہ میں ملک فرانس انگلستان کے نسبت زیادہ مشہور تھا تو بھی اہل فرانس سب کہتے تھے کہ ہم لوگوں کا مذہب انگلستان میں ایجاد ہوا - چنانچہ جو کوئی اہل فرانس درویدلوگوں کی تعلیم کو زیادہ تحقیق کرنے چاہتا تو انگلستان کو روانہ ہوتا اس یقین سے کہ وہاں کے پروہت زیادہ جانتے ہیں +

تمام ملک فرانس میں دو عزت دار قومیں تھیں ایک پروہتوں کی جو درویدکہلاتے دوسری لشکری یا سوروں مثل کھتریوں کی قوم درویدمذہب میں تمام و کمال اختیار رکھتی تھی جبکہ قربانی ہوتی تھی وے ہی اُسے کرتے تھے - لڑکوں کے مدرسے بھی انہیں کے علاقہ میں تھے - اسکے سوا کچہری بھی کرتے اور سب طرح کے مقدمہ خواہ فوجداری خواہ دیوانی کے آپ فیصلہ کرتے - اگر کوئی شخص فیصلہ قبول نہیں کرتا تھا وے ایسے مجرم کو جسمانی اذیت نہیں دیتے پر فقط مذہبی اذیت - چنانچہ ایسے شخص کو اپنی صحبت سے اور خاصکر کے قربانیوں کی شراکت سے خارج کرتے اور یوں ہی وہ سب کے نزدیک ملعون معلوم ہوا - اور اگر کہیں آوے سب آس پاس کے لوگ اُسکے آگے سے بھاگ جاتے کوئی اُسے ہرگز نہیں چھوتا - کوئی عہدہ اُسے ہرگز نہیں مل سکتا بلکہ بے انصافی کی حالت میں بھی اُسکا دعویٰ سننے نہیں چاہتے تھے +

صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اہل درویدکے درمیان کوئی ایک تھا جو سردار کہلایا جسکے حکم میں اور سب پروہت ہر وقت رہتے تھے کہ جس وقت اُن میں سے کوئی اسقدر ذہین اور بزرگ تھا کہ اوروں سے صریح مقدم ہے درجہ بر خود بخود سرفراز ہوتا اور جبکہ کوئی ایسا صریح افضل نہیں تھا تب اپنے میں سے کسیکو چنتے اور اُسے سردار مقرر کرتے تھے +

کہتے ہیں کہ بعض اوقات دعویداروں کے درمیان اس عہدہ کی بابت بڑی سخت لڑائی اور خونریزی ہوتی تھی - ہر سال قدیم فرانس کے درویدوں کی بڑی جماعت کسی درمیانی مقرر جگہہ میں ہوتی تھی اور اُسوقت جتنے مقدمہ فیصل نہیں ہوئے تھے منفصل ہو جاتے - انگلستان میں اہل درویدکا خاص مقدس اُس چھوٹے ٹاپو میں تھا جسے جزیرہ انگلسی نام رکھتے ہیں - قدیم میں اُس جزیرہ کے اچھے بن تھے اور ایسے بھاری بلیہ دار گھنے درخت کہ سورج کی کرن اُس پردہ کے وار پار مشکل سے پہونچتی - ایسی ہولناک جگہہ میں وہ رہا کرتے اور وہاں اپنے دستور پر قربانی چڑھاتے تھے +

قیصر موصوف فرماتے کہ اہل درویدلشکر کشی میں خود شریک نہیں ہوتے تھے اور نہ جزیہ نہ مالگذاری دیتے اس آزادگی کے باعث بہت سے لوگ اس عہدے کو اختیار کرتے تھے جو خود آئے یا ماباپ کی طرف سے بھیجے گئے جو کوئی اسطرح مرید ہوتا کبھی بیس برس تک تربیت پاتا رہا - دین کی باتیں منہہ زبانی ازراہ نظم سیکھتے کہ اہل درویددین کی کتاب کبھی نہیں لکھتے پر دنیاوی باتیں ازراہ نوشتے سیکھتے - صاحب موصوف فرماتا ہے کہ دین کی باتیں دو سببوں سے قلمبند نہیں کرتے ایک تو یہہ کہ انکی باتیں زیادہ مخفی رہیں اور دوسرا یہہ کہ منہہ زبانی کی تعلیم قوت حافظہ کی ترقی کا باعث ہے + بعد اسکے مورخ مذکور درویدلوگوں کی تعلیم کی باتوں کا بیان کرتا معلوم ہوتا ہے کہ روحوں کا اصل مقام یقین کرتے تھے وے کہتے تھے کہ انسان کی روح موت کے وقت نیست نہیں ہوتی پر کسی دوسرے کے جسم میں جاتی اور انکا خیال تھا کہ اس تعلیم سے موت کا ڈر چھوٹ جاتا اور کامل دلیری پیدا ہوتی - اسکے سوا اجرام افلاک اور انکی گردش اور زمین کا قدر و نباتات کی صفات اور دیوتاؤں یونکے درجہ اور کاموں کا بہت سا احوال بیان کرتے تھے +

قیصر موصوف فرماتے کہ قدیم فرانس کے سب لوگ دین میں بڑی حرارت رکھتے ہیں - جتنی واقعات ہوئیں سو اُن کی سمجھ میں دیوتا دیویوں کے متعلق ہیں - خاصکر یقین کرتے ہیں کہ سب آفتیں انہیں کی طرف سے آئی ہیں - ایسی حالت میں ہوا اور قربانیوں کے انسانکی بھی قربانی کرتے تھے - انتقام چاہتا تھا کہ جان کے بدلے جان ملے اور جس حالت کہ کوئی انسان مریض ہو گیا اُسکی صحت کیواسطے انسان کی جان مارنا امر ضرور سمجھتے تھے - کبھی کبھی انسان کی بڑی مورتیں بانس



وہبیت سے بناتے تھے - اور ان میں بہت سے لوگ قید کرتے اور آگ سلگا کے سبکو بھسم کرتے - جتنے مجروح قید خانہ میں تھے بادشمن لڑائی کیوقت گرفتار ہوئے اُنہیں پہلے قربانی کرتے پر جب اُن سے کفایت نہیں ہوئی تو بیگناہ لوگوں کو اسیطرح کی بےرحمی سے مروا ڈالتے تھے - از مخزن المسیحی

مراسلات

تاریخ وکسی نیشن

جناب مخدوم مکرم بندہ اڈیٹر صاحب نورافشاں ذوالطفہ بعد از تسلیم و نیاز کے ملتمس ہوں کہ اکثر لوگ حال وکسی نیشن سے بہت کم واقف ہیں اگر واسطے واقفیت خاص و عوام کے سطور ذیل کو اپنی اخبار صداقت آثار میں مشتہر فرماویں تو عین عنایت ہے +

راقم

بندہ جوگراج وکسی نیٹر

اور وہ یہہ ہے کہ واسطے معلومات وکسی نیشن ۱۷۹۶ء میں ڈاکٹر جینر صاحب حکیم انگلستان نے اس ہنر جدید کو ایجاد کیا اور ٹیکا وکسی نیشن جلد تر یورپ میں پھیل گیا اور بعد اسکے چین اور ہندوستان میں جاری ہو گیا سب سے اول شہنشاہ روس نے اپنے بچہ کو ٹیکا لگوایا ۱۸۰۵ء میں ٹیکا وکسی نیشن جنوبی امریکہ میں جاری کیا گیا ۱۸۰۲ء میں سب سے اول ٹیکا وکسی نیشن ہندوستان میں پہونچا وہ ٹکڑے شیشہ کے درمیان رکھکر لایا گیا اور بعد چند ہفتوں کے بمبئی کو بھیجا گیا اول ہی اول جب ٹیکا وکسی نیشن کلکتہ میں جاری ہوا تو اُسوقت ایک ہزار اکیولیٹر یعنے ٹیکا ہائے چیچک سے لیکر سوئی سے چوب کرنے والے تھے جنہوں نے اس عمل وکسی نیشن کو بہت روکا مگر اُنکو ترغیب دی گئی کہ وہ خود اس ہنر جدید کو استعمال میں لاویں یہاں سے ٹیکا وکسی نیشن تمام ہندوستان میں پھیل گیا ڈاکٹر جینر صاحب کو برٹش گورنمنٹ نے اِن معلومات کے واسطے تین لاکھ روپیہ انعام دیا اور بادشاہ روس نے اُس کے واسطے ایک انگوٹھی جڑاؤ ہیرے کی بھیجی اور گلو سٹر شہر کے رئیسوں نے اُسکو سونے کا پیالہ دیا اور خاندان شاہی اور روسا نے اُنکی بہت سی قدر اور عزت کی اور ہندوستانی روسا و کلکتہ وغیرہ نے چالیس ہزار روپیہ بھیجا اور بمبئی سے تیس ہزار روپیہ بھیجا اور مدراس سے تیرہ ہزار آٹھ سو تیس روپیہ بھیجا گیا اور جو لوگ پڑھے ہوئے ہیں اُنکو چاہئے کہ رسالہ چیچک جو مشن پریس لودیانہ میں چھپ چکا ہے پڑھکر اپنے اہلی رسوم سے ٹیکہ کو تمام قوموں میں پھیلنے کے واسطے نہایت کوشش کریں تاکہ یہہ بیماری ہندوستان میں ویسی ہی رہ جاوے جیسی فرنگستان میں قدرے ہے +

حل سوال

جناب مہتمم صاحب نورافشاں +

تسلیم - آپ کے اخبار مطبوعہ ۶ فروری ۱۸۹۶ء میں بندہ نے ایک سوال حل طلب جبر و مقابلہ کا دیکھا اُسکا حل پیش خدمت ہے - اُمید ہے کہ آپ کے اخبار کے ایک گوشہ میں جگہہ پائیگا +

سوال لا = [illegible] - اسکو مساوات درجہ اول سے حل کرو -

حل

[illegible] = د

فرض کرو لا = ۱ - ص تو رقم بالا = [illegible] = د

مربع لیا تو [illegible] = د۲

ص۲ سے ضرب دے ۴ - ص۲ = د۲ ص۲

∴ ص۲ (د۲ + ۱) = ۴

∴ ص۲ = ۴ / (د۲ + ۱)

جذر لیا ص = ۲ / √(د۲ + ۱)

مگر لا = ۱ - ص ∴ لا = ۱ - ۲ / √(د۲ + ۱)

الراقم فرزند گوکل ناتھ جیرجی از ہوشیار پور -

اخبارات مُلکی و ولائتی

ڈاکٹر اے ڈف صاحب کے انتقال کی خبر بذریعہ تار کے آئی تھی - یہہ بزرگ مشنری پچاس سال ہوئے ہندوستان میں تشریف لائے تھے - کلکتہ میں تعلیم کی ترقی میں جسقدر اُنہوں نے سعی کی ہے کسی دوسرے نے نہیں کی اور اپنا کام ایسی سرگرمی سے پورا کیا کہ مشنریوں کے شاہزادیکا خطاب حاصل کیا - ڈاکٹر موصوف بڑے باہمت اولوالعزم - اعلیٰ درجہ کے فصیح اور بلیغ تھے - جن دنوں میں وہ کلکتہ میں لکچر دیا کرتے تھے اُن کی فصاحت کی تاثیر سے سامعین دنگ ہو جایا کرتے تھے - آخر ڈاکٹر ڈف صاحب بھی اپنا کام پورا کر کے گذر گئے +

خبر ہے کہ گورنمنٹ ہند نے سندھ پنجاب و دہلی ریلوے کی اس تجویز کو لودیانہ اور فیروزپور وراے زندا اور فیروزپور کے درمیان ریلوے کھولی جاوے نامنظور کیا ہے - کیونکہ گورنمنٹ کا اِنیدہ یہہ ارادہ ہے کہ خود ریلوے کا کام جاری کیا کرے +

پشاور میں جو سرحد کی حفاظت کے انتظام کے

واسطے کمیٹی منعقد ہوئی تھی اُس میں صاحبان ذیل شامل ہیں +

مسٹر لپیل گریفن صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب پریسیڈنٹ +

کرنیل سر ایف آر پالک صاحب کمشنر پشاور کرنیل میکیم

کرنیل ایچ ملر
میجر واٹر فیلڈ
کپتان کیوگ ناگری
کپتان ٹراٹر
} ممبران

لاہور سے وزیرآباد تک کشادہ سڑک پر ریل جاری ہوگئی ہے +

اگرہ میں قحط کے باعث زیادہ تکلیف ہے +

منصوری اور روڑکی کے درمیان آلہ ٹیلیفون سے کام کیا گیا زمانہ کی ترقی کیا کیا فائدہ دکھلائے گی +

کہتے ہیں کہ حضور ویسرائے بہادر نے ماہ آئندہ میں راجپوتانہ کو تشریف لیجانیکا ارادہ ترک کردیا اور حضور ممدوح غالباً شروع اپریل میں کلکتہ سے شملہ کو براہ راست تشریف لیجاوینگے +

اخبار انڈین ڈیلی نیوز کے لنڈن کے کارسپانڈنٹ کی تحریر سے واضح ہوا کہ آلہ ٹیلیفون کے بنانے کی غرض سے ولایت میں ایک کمیٹی قایم ہوئی ہے جسکا سرمایہ تیس لاکھ روپیہ ہوگا لارڈ منیٹو کے حکم سے وہاں قریب چالیس ڈاک خانوں میں برابر ٹیلیفون کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ عملی طور پر اس امر کا امتحان ہوجاوے کہ آیا آلہ مذکور سلطنت برطانیہ کے ڈاکخانوں میں ہمیشہ کے واسطے کام میں لائے جانے کے لایق ہے یا نہیں +

سلطنت متفقہ امریکا میں برف کی تجارت ہرسال ترقی پر ہے اور اب بھی اُسکی مقدار بہت زیادہ ہے یعنے جو سرمایہ اِس تجارت میں لگا ہوا ہے وہ قریب چھ کروڑ روپیوں کے ہے اور پچاس لاکھ ٹن برف ہرسال صرف سلطنت متفقہ کے باشندوں کے استعمال کے واسطے کاٹی جاتی ہے +

انگلنڈ ایک کاغذ جو انگلنڈ سے آیا اس میں لکھا ہے کہ جب ترکوں نے قسطنطنیہ کا حصار روسیوں کے حوالہ کیا تو روسیوں کو کیا ملا۔ قسطنطنیہ کی خشکی کی جانب ۲۵ میل تک جو حصار تھا اُس میں تیس بڑے اور ۴۴ چھوٹے مورچے تھے اُن بڑوں میں ہر ایک میں آٹھ آٹھ دس دس اور چھوٹوں میں چار چار توپ والی توپیں ہیں جن میں سے اکثر کام کے لئے تیار ہیں بجز یک سیدھی جو قسطنطنیہ کے بحری جانب میں ہے وہ صلحنامہ کے شرایط کے موافق روسیوں کے دست قدرت میں رہیگا +

کشمیر میں فصل اچھی ہے قحط کی نسبت کسی طرح کا اندیشہ نہیں +

اضلاع شمال و مغرب میں کثرت بارش کے باعث فصل ربیع کی نسبت اندیشہ ہے اب مطلع صاف کی ضرورت ہے +

جیپان میں ایک نیا جہاز طیار ہوا ہے۔ جو عنقریب یورپ کے سفر کا ارادہ رکھتا ہے +

بمبئی میں بعض اہل حوصلہ کا ارادہ ہے کہ وہاں کاغذ بنانے کا کارخانہ جاری کیا جاوے +

انڈیا آفس لنڈن میں سے کچھ کاغذات چوری گئے ہیں +

امیر صاحب والی کابل کے مرنے کی خبر غلط ہے گو سخت بیمار ہیں +

فرانس میں مردوں اور عورتوں کی تعداد بحسب تفصیل ذیل ہے +

آدمی ۱۸۷۳۷۶۳۹

عورت ۱۸۵۳۲۱۴۹

حال میں سپاہ خیل اور ملک دین خیل کے لوگوں نے قوم کوکے خیل پر حملہ کیا اور یہہ بھی خبر ہے کہ قوم ذکا خیل واقع درہ خیبر کی دو شاخوں میں باہم فتنہ و فساد برپا ہوگیا ہے +

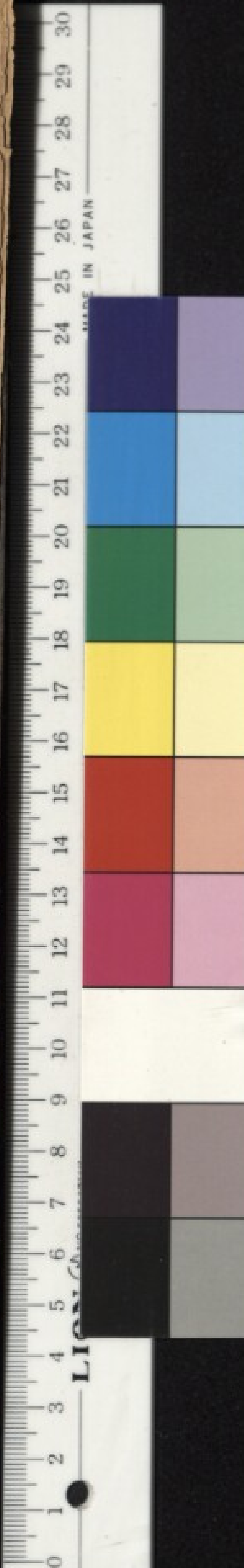
لنڈن۔ ۲۰ فروری۔ ہنوز انگلنڈ اور روس کے درمیان گلی پولی میں داخل ہونے کا جھگڑا ہورہا ہے۔ کل کے روز گورنمنٹ انگلشیہ اِس حال کو ظاہر کریگی +

قسطنطنیہ ۲ فروری۔ سرور پاشا امور خارجیہ نے استعفا داخل کیا اور سلطان روم نے اسکو منظور کیا +

لنڈن۔ ۲۱ر فروری۔ خبر ہے کہ آج پارلیمنٹ میں سر نارتھ کوٹ نے بیان کیا کہ روسیوں نے اقرار کیا کہ ہم گلی پولی میں داخل نہیں ہونگے۔ اور دارڈنیلز کے ایشیائی کنارے کو اپنے قبضہ میں نہیں رکھیں گے۔ اور انگلنڈ نے اقرار کیا کہ ہم بھی اُس علاقہ میں اپنی فوج نہیں لیجاوینگے۔ لارڈ ڈربی نے بیان کیا کہ اُس جلسہ کی بابت جو سلاطین یورپ کا ہونیوالا ہے جو باتیں سدراہ تھیں سب دور ہوگئیں اور اب وہ جلسہ دو ہفتہ بعد مقام بیڈن بیڈن میں ہوگا +

لنڈن ۲۱ر فروری۔ فوج کا بجٹ ۱۸۷۸ء کے واسطے سولہ کروڑ روپیہ کا منظور ہوا۔ یہہ بجٹ بہ نسبت سالگذشتہ کے ۴۹ لاکھ زیادہ ہے۔ اور اسکا باعث یہہ ہے کہ سامان جنگ کو وسعت دی گئی +

لنڈن ۲۲ر فروری۔ اخبارات لنڈن سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان روم اُن شرایط صلح سے انکاری





ہو جن میں لکھا ہو کہ ترکی بحری فوج روس کے حوالہ کیجاویگی - روسی ابچک میں داخل ہوگئے اور ترکوں نے ارض روم کو خالی کر دیا +

لنڈن ۲۳ فروری - روسیوں نے سلطان روم سے کچھ بحری جنگی جہاز طلب کئے ہیں - سلطان نے ناراضگی سے یہہ جواب دیا کہ اس سے تو یہہ بہتر ہو کہ ہماری ساری بحری فوج و سامان غارت کیا جاوے - اگر زیادہ دیری ہو جاویگی تو خیال ہو کہ روسی ضرور قسطنطنیہ میں داخل ہونگے +

لنڈن ۲۴ فروری - سرکار روس نے اُن شرائط کو نکالدیا جن میں کسیقدر بحری جہازوں کی ترکوں سے طلبی تھی مگر اُن شرائط پر بحری فوج اور بحری جہاز انگلستان کو دئے جاویں - گرینڈ ڈیوک نکلس اور سادفلیپاشا بمقام سان اسٹافانس ملاقات کرینگے مگر یہہ امر جب واقع ہوگا تو تب پختہ طور سے عہد بندی ہو جاویگی +

لنڈن ۲۴ فروری - خبر ہو کہ روسی مقام براہتم ابلانکا جو سرویہ میں واقع ہو داخل ہوئے اور اہل سرویہ اس امر سے ناراض ہیں اور یہہ شرائط صلح روس کی طرف سے پیش ہوئیں کہ بلگیریہ کی جو ہمارے قبضہ میں رہیگا اُسکی حدیں دریائے ڈنیوب اور کوہ بلقان اور بحرہ خضر اور سرویہ تک بڑھائی جاویں - جنمیں وادی مرتسہ سوائے اڈریانوپل کے اور بسرابیتہ صوبہ ٹرلیس اور مساڈونیا شامل ہیں - اور روس کی ایک کمیٹی مقرر ہوگی جو دو برس تک صوبہ بلگیریہ کا ملکی انتظام کریگی اور پچاس ہزار سپاہ اس عرصہ تک وہاں رہیگی - ڈرم - سرویہ و مانٹینگرو کی حدیں بھی بڑھائی جاینگی - اور بسیرابیہ کے لینے کی عوض ڈبروجہ رومانیا کو دیا جاویگا - اور ابنائے ڈارڈنیلز سلسلے جنگی جہازوں کے واسطے بند رہے لیکن تجارتی جہازوں کیواسطے کھلی رہے - اور اگرچہ جنگ بھی جاری رہے مگر تجارتی جہاز بند نہ ہوں اور تخمیناً دو ارب روپیہ ہرجانہ جنگ ترکی ادا کرے جسکے ادا کرنے کے واسطے ترکی آہنی جہاز و قارص و باطوم و بایزید و اردہان اور اُنکے علاقجات روس کو دیوے اور ۴۰ کروڑ روپیہ کا تمسک اور ۲۰ کروڑ دس لاکھ روپیہ ایک فنڈ میں ترکی داخل کرے جسکا سود تا ادائگی ہرچند روس کو ملتا رہے - سوائے اِسکے وہ محصول جو بلگیریہ و مصر سے سلطان کو ملتا ہو روس کو ملا کرے +

لنڈن - ۲۵ فروری - کل ہیڈ پارک میں اُن لوگوں کیواسطے جو صلح کی خواہش رکھتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ خون ریزی ہو ایک جلسہ منعقد ہوا - مخالف لوگوں کا بڑا ازدہام ہوگیا جس سے یہہ جلسہ تتر بتر ہوگیا - اور لنڈن کے اکثر اخبارات کی رائے ہو کہ جدید شرائط صلح جو روس کی طرف سے پیش ہوئی سخت ہیں - اور خوف ہو کہ شاید اِن شرائط کی بنیاد سے یورپ میں جنگ شروع ہو جاوے - گرینڈ ڈیوک نکلس ۳ پلٹن کو ہمراہ لیکر سن سٹیفانس میں جس کو ترکی خالی کرگئے ہیں داخل ہوئے - روسی فوج کا ایک ڈویژن سن اسٹیفانس و چکمدی کے نزدیک مقیم ہوگیا - اسٹریا اپنی فوج و سامان جنگ کو بہت ہی ترقی دے رہا ہو +

لنڈن - ۲۶ فروری - پرنس گورٹسچکاف بیمار ہو - لارڈ لازم جو انگلستان کی طرف سے پیرس میں ایلچی ہیں وہ اُس جلسہ میں جو سلاطین یورپ کا بیڈن بیڈن میں مقرر ہوگا انگلنڈ کی طرف سے حاضر ہونگے - پارلیمنٹ میں کل کے روز لارڈ ڈربی نے اُن شرائط کی بابت جو روس کی طرف سے پیش ہوئیں یہہ بیان کیا کہ اگر انگلنڈ مصر کے اُس محصول کو جو سلطان روم کو دیا جاتا ہو طلب کرے تو انگلنڈ کو اسبارے میں سوچنا چاہئے +

لودیانہ

کل مشن اسکول میں ایک جلسہ برائے انعام طلبہ منعقد ہوا - کل کیفیت جلسہ کی بعینہٖ نور افشاں درج ہو یہاں پر صرف وہ سپیچ جو رائے راجہ لال صاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے سنائی درج کرتے ہیں اور وہ یہہ ہو کہ خداوند کریم واہب متعال کا بڑا شکر و انعام ہو کہ عہد رحمت شائستہ مہد ادام اللہ تعالی ملکہا و سلطنتہا میں ہم لوگ عام رعایا جیسے اپنے ماباپ کے سایہ عاطفت میں پرورش پاتے ہیں جہاں اور سماء طور کے بہبود کی شہنشاہاں کو ہمارے واسطے منظور ہو از انجملہ ایک سررشتہ تعلیم کی ترقی ہو جس سے انسانکو درحقیقت انسانیت کا وسیلہ ہوتا ہو ورنہ انسان و حیوان میں کچھ فرق نہیں آج یہہ موقع نہایت دلچسپ اور تعریف مبارک تقسیم انعام طلبا کا ہو اور نہایت شکریہ کا مقام ہو کہ یہہ مدرسہ ۱۸۳۴ء سے جاری ہو خداتعالی کے فضل سے اُسکو بروز ترقیات اور رونق روز بروز افزوں ہو باقبال ایزدی یہانکے طلبائے بطفیل تعلیم اسی مدرسہ کے بہت سی بڑی لیاقت و ترقیات اعلی درجہ کی پہنچے تاہم از انجملہ چند نظایر جو مجھ کو اسوقت یاد ہیں بطور یادداشت ذکر کرتا ہوں یعنے رائے بہلول صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ و میر منشی محکمہ جناب صاحب فنانشل کمشنر بہادر بابو دولت رائے صاحب وکیل عدالت عالیہ چیف کورٹ بابو سکھ رام داس دفتر ضلع جالندھر بابو منگل سین اکونٹنٹ درجہ اول بمشاہرہ چار سو روپیہ ماہوار بابو گنگا بشن

سپرنٹنڈنٹ کچہری انبالہ و لالہ بہاری لعل نقشہ نویس انجنیری جو بمشاہرہ ما ۵ ملازم ہیں سب طلباے اسی مدرسہ کے ہیں جسے کہ اب یہہ اطفال جو براے انعام جلسہ میں حاضر ہیں بہت خوشی کی بات ہے کہ اس سال میں اطفال جو امتحان انٹرنس میں داخل ہوے تھے سب کامیاب ہوے اے برخورداران طالب علمان میں تمکو مبارکباد اس انعام کی دیتا ہوں جو رحم پرور عدل گستر جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بدست مبارک عطا فرماتے ہیں تمکو چاہیے کہ نہایت کوشش اور تندہی سے اپنی ہمیشہ کی خوشی و بہبودی کا دفتر یعنے حصول علم حاصل کرو اور اس موقع کو غنیمت سمجھو شکر خداوند تعالے اور شاہنشاہ ہند احکام عصر کا بجالا کر کوشش و سعی تمام مصروف ہو کہ بفضلہ تعالے ہمیشہ کو تمہارے واسطے موجب بہبودگی ہوگا + نصیحت گوش کن جاناں کہ جاں از دوست بردارند + جوانان سعادتمند پند پیر دانا را - نہایت قابل شکرگذاری کی یہہ بات ہے کہ اس مدرسہ میں جیسا کہ پادری صاحبان نے بمقتضاے فیض رسانی عام یہہ مدرسہ جاری کیا ہے ویسے ہی ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب بابو امام چندر گھوس صاحب اور براے کامل ادب ماسٹر غلام قادر صاحب مدرس جن کے اخلاق وا وصاف بیان سے باہر ہیں جیسا کہ علم سکھاتے ہیں ویسے ہی ادب اور اخلاق حمیدہ کے سکھانے میں نہایت توجہ فرماتے ہیں او یہہ ایک امر نہایت ضروریات سے ہے ہم سب روسائے حاضرین جلسہ روسائے ہندوستانی جسکا شکریہ بخدمت جناب صاحب والا مناقب ڈپٹی کمشنر بہادر کہ جنہوں نے اپنے قدوم سے انعام بخشی اس جلسہ کی فرمائی اور پادری صاحبان ماسٹر صاحبان ممدوح کا کہ جو ہمارے اور ہماری اولاد کے حق میں ایسے عمدہ سلوک بے پایانہ فرماتے ہیں بجالاتے ہیں نہایت افسوس کا مقام ہے کہ جناب پادری ویری صاحب بہادر دو سال کی رخصت پر ولایت کو تشریف لیجاتے ہیں صاحب موصوف کی خوبی اخلاق اور محبت سے یہاں کے تمام شرفاے کو انکے ساتھ ایک نیاز دلی حاصل ہوگیا ہے انکی جدائی ہمکو ازحد شاق سمجھتے ہیں اللہ تعالے انکو بخیر کرے بخیر خیریت تشریف لاکر اپنی ملاقات سے سب کے مسرور فرماویں +

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

بہ سلسلہ گورنمنٹ گزٹ نمبر ۴۲ ساتویں فروری ۱۸۸۲ء جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بموجب دفعہ ۴۹ ایکٹ ۱۸۷۱ء راے بہادر منشی آسانند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ضلع کوہاٹ کو اختیارات خاص اسسٹنٹ کمشنر مصرحہ دفعہ ۳۲ بند انفصال مقدمات اراضی و لگان و پیداوار اراضی کے عطا فرماتے ہیں +

بموجب ایکٹ ۱۸۷۱ء نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر راے بہادر منشی آسانند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست ضلع کوہاٹ کو اختیارات ڈپٹی کمشنری مصرحہ قواعد ایکٹ مالگذاری پنجاب باب اول دفعہ ۳ صفحہ ۱-۲-۳-۴-۶ مرحمت فرماتے ہیں +

جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر راے بہادر پنڈت مہاراج کشن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست رہتک کو کسی آئندہ امتحان صدر قسمت سے بری فرماتے ہیں +

سردار نہال سنگھ ممبر منوسپل کمیٹی پسرور ضلع سیالکوٹ میں مقرر ہوے +

راے بہادر دیوان نرنجن داس صاحب ازیری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ دویم مصرحہ دفعہ ۳۰ ضابطہ فوجداری و دیوانی موجب دفعہ ۹ ایکٹ عدالتہاے پنجاب اختیارات خاص اسسٹنٹ کمشنر مندرجہ دفعہ ۳۲ مرحمت ہوے ہیں +

مسٹر اے ڈائی صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر ضلع ہزارہ کو اختیارات دفعہ ۳۶ ضابطہ فوجداری مرحمت ہوئے ہیں +

سردار سنگھ صاحب قایم مقام تحصیلدار رہتک کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ دویم مصرحہ دفعہ ۷ ضابطہ فوجداری اور بموجب دفعہ ۷ ایکٹ ۱۸۷۱ء اختیارات خاص تحصیلدار عطا ہوے +

جے سایم صاحب بہادر پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور نے ایک سال کی فرلو رخصت معہ ضمنی رخصت کے یکم مارچ ۱۸۸۲ء سے حاصل کی +

انتخاص ذیل ممبران منوسپل کمیٹی سیالکوٹ کے مقرر ہوے +

لدھا سنگھ

خان بہادر منشی قادر بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر +

ملک جواہر سنگھ صاحب اسسٹنٹ سرجن ممبر منوسپل کمیٹی جھنگ کا مقرر ہوا +

مسٹر اے گلیڈسٹون صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے ایک سال کی فرلو رخصت معہ ضمنی رخصت کے دوسری مارچ ۱۸۸۲ء سے حاصل کی +

تازہ تار برقی

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلو صاحب کے اہتمام سے چھپا

